حضرت علامہ

قاضی غلام ربانی چشتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

- حالاتِ زندگی
- ردِ قادیانیت

حالات زندگی:

حضرت علامہ غلام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اصغر حضرت علامہ قاضی محمد غلام ربانی بن قاضی نادر دین بن قاضی جنگ باز قدس سرہم تقریباً ۱۸۷۱ء میں علاقہ چھچھ کے مشہور قصبے شمس آباد میں پیدا ہوئے۔

حضرت علامہ قاضی محمد غلام محمد ربانی قدس سرہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی اور پھر اسی دور کی علاقائی درس گاہوں میں تحصیل علم کے بعد یوپی کا رخ کیا اور مدرسہ عالیہ رامپور کے جلیل القدر اساتذہ سے علم کی تکمیل کی۔ ان اساتذہ میں حضرت علامہ فضل حق رامپوری، مولانا ابوطیب مکی اور مولانا منور علی شامل تھے۔

سند فراغت کے بعد آپ اپنے برادر اکبر علامہ قاضی غلام گیلانی قدس سرہ کے ہمراہ ڈھاکہ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ ایک اسلامیہ کالج میں عربی لیکچرار کی حیثیت سے بارہ سال تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ کے مرید خاص تھے۔ قبلہ پیر صاحب نے آپ کو متعدد اوراد و وظائف کی اجازت عطا فرمائی اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں اجازت و خلافت کی سعادت سے بھی سرفراز فرمایا۔ بنگال میں دس پندرہ سال کے عرصے میں وعظ و ہدایت میں اتنے مشہور ہوئے کہ ''مولانا پنجابی'' کے نام سے معروف ہو گئے۔ آپ کی دعوت رشد و ہدایت کی بدولت ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت توبہ کی اور کئی غیر مسلم خاندان مشرف با اسلام ہوئے۔

آپ ہنس مکھ، کشادہ دل، مہمان نواز اور نہایت مخلص تھے۔ آپ کا دستر خوان بہت وسیع ہوتا تھا۔ دس بیس آدمی اکثر اوقات آپ کے کھانے میں شریک ہوتے۔ آپ کا حلقہ

اثر بہت وسیع تھا۔ آپ کے تقریباً پچاس ہزار سے زائد مریدین تھے۔

علامہ قاضی محمد غلام ربانی قدس سرہ جس موضوع پر بولتے دریا بہادیتے تھے۔ قادیانیوں، شیعوں، وہابیوں اور دیگر بدمذہبوں کو آپ نے للکارا۔ کوئی بھی آپ کے سامنے آنے کی جرأت نہ کرسکا۔ آپ کی بہت بڑی لائبریری جس میں کئی نادرونایاب کتب تھیں جو آپ کے وسعت مطالعہ کی مظہر تھیں۔ آپ اردو، فارسی، عربی اور بنگالی زبان میں دسترس رکھتے تھے۔ نعت گوشاعری بھی کی لیکن افسوس آپ کا کلام محفوظ نہ رہ سکا۔ جہاد بالقلم میں بھی آپ نے نمایاں کردار ادا کیا ہے جن سے آپ کے علمی تبحر کا اندازہ ہوتا ہے۔ مثلاً

☆...... جامع الکلام فی بیان المیلاد والقیام۔

☆...... فوز المرام فی بیان حادی عشر لغوث الانام۔

☆...... الدلیل المبین فی اعراس الصالحین۔

☆...... التحقیق الصواب فی مسئلة المحراب۔

☆...... البیان فی اخذ الاجرة علی الاذکار و تلاوة القرآن۔

رد قادیانیت:

آپ کے رد قادیانیت پر دو مختصر رسالے دستیاب ہوئے ہیں:

۱...... مرزا کی غلطیاں۔

۲...... رد قادیانی۔

ان دونوں رسالوں کے علاوہ آپ نے تیغ غلام گیلانی کا تتمہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

علامہ قاضی محمد غلام ربانی قدس سرہ تین دن علیل رہنے کے بعد ۱۲ دسمبر ۱۹۴۶ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ نماز جنازہ میں علماء ومشائخ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آپ کا مزار پرانوار شمس آباد ضلع اٹک کے قبرستان میں واقع ہے۔

مرزا کی غلطیاں

تصنیفِ لطیف

حضرت علامہ قاضی غلام ربانی چشتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

مرزا غلام احمد قادیانی کا مدت دراز سے یہ دعویٰ تھا کہ چوں کہ میں محدث یعنی نبی ہوں۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تقریر وتحریر ایسی معجز عنایت کی ہے کہ کل روئے زمین کے فصحاء وبلغاء اس سے عاجز ہیں۔ مرزا نے بہت رسالے اور ایک آدھ دیوان عربی وفارسی بھی لکھا، مگر کسی عالم علم دار نے اس کی طرف کبھی توجہ نہ کی۔ مگر مرزائی لوگ چوں کہ اس کے علم کی لافیں اور لن ترانیاں بڑے زور وشور سے مار مار کر کہتے ہیں کہ اُس کی مثل منشی اور شاعر اور فصیح وبلیغ ونحو دان کوئی آج کل موجود نہیں۔

لہٰذا قدرے بمثال بمشتے نمونہ خروارے اُس کی غلطیاں اُس کی کتاب ''اعجاز المسیح'' سے لکھتا ہوں۔ فاقول وباللہ التوفیق نعم الرفیق۔ قادیانی نے ''اعجاز المسیح'' کے ''اول صفحہ'' پر لکھا ہے۔ (۱) فی سبعین یوما من شهر الصیام.

اقول: رمضان شریف تو ستروں (۷۰) کا نہیں ہوتا اور بر تقدیر تاویل خالی نہ ہوگا ایہام معنی غیر مراد سے جو منافی ہے فصاحت وبلاغت کو اس صفحہ میں ہے۔ (۲) وکان من الهجرة ۱۳۱۸ و من شہر النصاری۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء۔

اقول: بے ربط عبارت اور خلاف محاورہ عرب کے ہے۔ اسی صفحہ میں ہے۔

(۳) مقام الطبع قادیاں ضلع گورداسپور۔

اقول: ضلع گورداسپور بھی خلاف محاورہ ہے۔ نہ صرف اسی وجہ سے کہ بجائے گورداسپور کے (غورواسفور) یا جورداسپور چاہیے تھا۔ بلکہ من جهة التركيب والاعراب بھی۔ اسی

صفحہ میں ہے (۴) باہتمام الحکیم فضل دین۔

اقول: بعد التعریب فضل الدین چاہے۔

قال: ص۲ کدست غاب صدرہ. او کلیل افل بد رہ.

اقول: یہ عبارت مقامات حریری کے ص۱۲۴ سے ماخوذ ہے۔

قال: ص۲ وخلت راحتہا من بخل المزنۃ۔

اقول: ظاہر ہے کہ من صلہ خلت کا خلاف مقصود ہونے کی وجہ سے نہیں ہوسکتا۔ اور تعلیلیہ موہم ہے۔ معنی غیر مراد کی طرف اس لئے یہاں لام کا محل تھا۔

قال: کاحیاء الم ابل للسنۃ الجماد.

اقول: یہ بھی مقامات حریری کے ص۱۲۴ سے ماخوذ ہے۔ بتغیر ما۔

قال: وعاد جرہا و صبرہا.

اقول: یہ مثل مشہور ہے۔

قال: ص۳ من کل نوع الجناح۔

اقول: کلمہ کل معرفہ پر احاطہ اجزاء کا فائدہ دیتا ہے۔ جو یہاں پر مقصود نہیں۔ اس لیئے نوع للجناح چاہئے تھا۔

قال: ص۳ کل امرہم علی التقوی .

اقول: یہاں بھی کل مجموعی خلاف مراد ہے اس لئے کل امرلہم چاہئے۔

قال: فلا ایمان لہ اویضیع ایمانہ۔

اقول: لفظ ایمان کا تکرار مستکرہ ہے۔

قال: ص۷ والفرق بین روض القدس وخضراء الدمن.

اقول: یہ عبارت مقامات حریری کی ہے۔

قال: کالربیع الذی یمطر فی ابانہ.

اقول: یہ بھی حریری سے ہے۔

قال: وعندی شہادات من ربی لقوم مستقرین ووجہ کوجہ الصادقین.

اقول: ''ووجہ'' عطف ہے شہادات پر، گویا وعندی وجہ ہوا اور یہ خلاف محاورہ محققین ہے کیونکہ وجہ جزء ہے اور جزء پر عند نہیں آتا۔

قال: ماقبلونی من البخل والاستکبار.

اقول: ''من'' کا کلمہ یہاں پر ''قبلو'' مثبت کے لئے تعلیلیہ نہیں ہوسکتا اور نفی مستفاد من الحرف کے لئے خلاف محاورہ ہے اور نیز بخل کی جگہ حسد چاہئے۔

قال: ص۸ حتی اتخذ الخفافیش وکر الجنانہم.

اقول: ترجمہ یہ ہے۔ ''یہاں تک کہ چمگادڑوں نے مخالفین کے دل کو آشیانہ بنالیا۔ جنانہم پہلا مفعول ہوا۔ اتخذ کے لئے اور وکرا دوسرا مفعول ہوا۔ ''اتخذ'' چوں کہ بنفسہ متعدی الی المفعولین ہے لہٰذا لام کا لانا فضول ہے۔ دوسرا ''تقدیم مفعول ثانی'' کی بے وجہ ہے۔ تیسرا جنان اور وکر کا بلحاظ ماقبل یعنی قولہم وفضلہم واعیانہم. کے جمع ہونا چاہیے۔

قال: ص۹ واعطی ماتوقعوہ۔

اقول: اس کا پہلا مفعول نائب عن الفاعل ہونے کا زیادہ مستحق ہے۔ لہٰذا واعطوا چاہئے تھا۔

قال: ص۹ مفتری۔

اقول: مفتر چاہیے۔

قال: ص ۹ واکفروہ مع مریدیه واعوانه وانزل الله کثیرا من الای فما قبلوا.

اقول: وانزل الله کثیرا فصل کا محل ہی کوئی کلمہ دال علی الفصل چاہیے۔

قال: ص ۱۱ وقدموا حبّ الصلات علی حب الصلوة.

اقول: ''حریری'' کے پہلے مقالہ سے ماخوذ ہے۔ بتغیر ما۔

قال: ص ۱۳ بل یریدون ان یسفکوا قائله۔

اقول: ان یسفکوا دم قائله چاہیے۔ لایقال سفکم یدا بل دمه.

قال: ولماجاء هم امام بما لا تهوی انفسهم.

اقول: قرآن کا سرقہ ہے بتغیرما .

قال: وجعل قلمی وکلمی منبع المعارف.

اقول: منابع المعارف یامنبعی المعارف چاہیے۔

قال: وکان غبیاولوکان کالهمدانی اوالحریری فما کان فی وسعه ان یکتب کمثل تحریری .

اقول: یہ غبی جناب فضیلت مآب ''مولانا مہر علی شاہ صاحب گولڑوی'' کو کہتا ہے۔ ایسے عمدۃ الفضلاء کو غبی کہتا ہے، حالانکہ اعلیٰ قسم کا غبی تو خود ہے جو ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین'' سے سمجھے کہ اس سے معلوم ہوا کہ دجال شخص جیسا کہ جہال کا فرقوم ہے کوئی چیز نہیں، اگر علم الٰہی میں اس کا وجود ہوتا تو یوں فرماتا کہ غیر المغضوب علیهم ولا الدجال۔ دیکھو ص ۱۸۹ اور اسی ''اعجاز المسیح'' کے صفحہ ۴۲ پر مرزا نے لکھا ہے کہ مالک یوم الدین میں یوم الدین جو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود یعنی قادیانی کے زمانے کا نام

رکھا ہے وسمی زمان المسیح الموعود یوم الدین لانه زمان یحیی فیه الدین.

اقول: لعنة الله علی الکاذبین المحرفین فی کتاب الله تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ تو خود قرآن پاک میں یوم الدین کی تفسیر اس طرح پر فرماتا ہے۔ ﴿وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ﴾ یعنی گناہ گار دوزخ میں قیامت کے دن داخل ہوں گے۔ اگر یوم الدین قادیانی کا زمانہ ہے، تو اسی وقت سے حساب وکتاب ہو کر گناہ گاروں کو دوزخ میں داخل کیا جاتا۔ پھر باری تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿وَمَآ اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا ۝ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ﴾ غور کرو ﴿یَوْمُ الدِّیْنِ﴾ اور ﴿یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا﴾ دونوں کا مفاد ایک ہی ہے۔ اور یہی مرزا قادیانی پھر ص ۳۵ پر لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ﴿وله الحمد فی الاولی والآخرة﴾ دو احمدوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اولی حمد سے پہلا ''احمد یعنی آنحضرت ﷺ'' اور آخرہ حمد سے پچھلے ''احمد'' کا اشارہ ہے۔ یعنی غلام احمد قادیانی پھر اس کے بعد لکھتا ہے۔ وقد استنبطت هذه النکتة من قوله الحمد لله رب العالمین۔ ''سبحان اللہ یہ مرزا کا استنباط ہے جس پر صرف میر پڑھنے والے طلباء بھی مزاح کرتے ہیں'' کیونکہ ایسے استنباطوں سے تو حضرت ﷺ بھی بے خبر تھے۔

قال: ص ۲۷ وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی.

اقول: حدیث کا سرقہ ہے۔

قال: ص ۲۷ . وحجته بالغة تلدغ الباطل کالنضناض .

اقول: حریری کے ص ۴۹ سے مسروق ہے۔ بتغیرما۔

قال: وماانا الاخاوی الوفاض .

اقول: ''حریری'' کے ص۸ کا سرقہ ہے۔ بازدیاد۔

قال: ص ۲۸ ومن نوادر ما اعطی لی من الکرامات.

اقول: مااعطی کی جگہ یااعطیت چاہیے۔

قال: ص ۳۲ ولا ترهق بالتبعة والمعتبة .

اقول: حریری کے صفحہ۲ کا سرقہ ہے۔

قال: عن معرة اللكنَ.

اقول: حریری کے پہلے صفحہ کا سرقہ ہے۔

قال: وتوفیقا قائدا الی الرشد والسداد.

اقول: حریری سے لیا ہے۔

قال: ص ۳۶ ان اری ظالعه کا لضلیع .

اقول: مسروق من الحریری ص۵ بتغیر ما.

قال: ص ۳۹ یقال عثاره .

اقول: حریری کے ص ۵ سے مسروق ہے بتغیر ما.

قال: اقتعد منا غارب الفصاحة وامتطی مطایا الملاحة.

اقول: حریری کا سرقہ ہے۔

قال: ص ۴۳ بالاعانة علی الابانة .

اقول: حریری کے ص ۳ کا سرقہ ہے۔

قال: ص ۴۳ ویعصمهم من الغواية ويحفظهم فی الرواية والدراية .

اقول: حریری، ص۳ کا سرقہ ہے بتغیر ما .

قال: وای معجزة.

اقول: وآیة معجزة چاہیے۔

قال: کمجهول لایعرف ونکرة لاتعرف .

اقول: حریری ص۵ سے مسروق ہے۔

قال: ص ۵۰ فکل رداء ترتدیه جمیل.

اقول: ایک مشہور شعر کا سرقہ ہے۔ قال السموأل بن عادیا.

اذا المرء لم یدنس من اللوم عرضه . فکل رداء یرتدیه جمیل .(حماسہ ص۱۲)

قال: ص ۵۵ لاشیوخ ولاشاب.

اقول: ایک کا جمع اور دوسرے کا مفرد لانا بے وجہ ہے۔

قال: ص ۵۵ کنز المعارف ومدینتها وماء الحقائق وطینتها.

اقول: مقامات کی عبارت ہے۔

قال: ص ۵۸ کمایملأ الدلو الی عقد الکرب .

اقول: مقامات بدیع کے شعر ثانی کا مصرعہ ہے بازدیاد لفظ کما۔

قال: ص ۶۰ القیت بها جرانی .

اقول: مقامات حریری کے ص ۱۲۴ کا سرقہ ہے۔

قال: کادراک العهاد السنة جماد.

اقول: حریری کے ص ۱۲۴ کا سرقہ ہے بتغیرما

قال: ص ۶۴ فصاروا کمیت مقبور. وزیت سراج احترق ومابقی معه من

نور.

اقول: دوسرا سجع پہلے سے بہت بڑا ہے۔ یہ عند الفصحاء والبلغاء عیب ہے اور دونوں مضمون مسروق ہیں۔

قال: ص ۶۳ فما کانا ان یتحرکوا.

اقول: یہاں مصدر کا حمل ناجائز ہے۔ اس لئے (ان) نہ چاہئے تھا۔

قال: ص۷۷ ومثلها کمثل ناقة تحمل کلما تحتاج الیه توصل الی دیار الحب من رکب علیه.

اقول: ناقہ کی طرف مذکر ضمیر کا ارجاع غلط ہے۔

قال: ص ۸۱ وهذا الرجیم هو الذی ورد فیه الوعید اعنی الدجال.

اقول: عجیب مسئلہ ہے کہ اعوذ بالله من الشیطان الرجیم میں جو شیطان ہے اس سے تو مراد ''ابلیس'' ہے۔ اور رجیم جو اس کی صفت ہے۔ اس سے مراد ''دجال'' ہے۔ جس کو عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ آج تک تو یہی سنتے رہے۔ کہ موصوف اور صفت کا مصداق ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ مگر اعوذ بالله من الشیطان الرجیم میں مرزا قادیانی نے کیا ثابت کر دیا کہ ان کا مصداق مغائر بھی ہوتا ہے۔ سبحان اللہ کیا نحو دانی ہے۔

قال: ص ۸۳ لزم الله کافة اهل الملة.

اقول: کافہ کا لفظ عربی میں مضاف نہیں آتا۔

قال: ان الاسم مشتق من الوسم.

اقول: هذا خلاف ما صرح به الثقات.

قال: ص ۱۲۷ طرف الله ذاالجلال

اقول: ذاالجلال منصوب غلط ہے۔

قال: ص ۱۲۹ الامن اعطی له عینان.

اقول: خلاف اولیٰ ہے کیونکہ اعطی کا پہلا مفعول نائب عن الفاعل ہونے کا حقدار ہے۔

قال: ص ۱۳۰ ومن اشرف العلمین واعجب المخلوقین وجود الانبیاء والمرسلین.

اقول: وجود کا لفظ نہ چاہیے عدم صحة العمل.

قال: ص ۱۴۰ وذلک وقت المسیح الموعود وهو زمان هذا المسکین والیه اشار فی ایة ''یوم الدین'' فی ''سورة الفاتحه''. ثم قال فی ص ۱۴۳ وسمی زمان المسیح الموعود یوم الدین.

اقول: لعنة الله علی الکاذبین المحرفین.

قال: الاقلیل الذی هو کالمعدوم.

اقول: دعویٰ تو فصاحت وبلاغت کا اور موصوف نکرہ اور صفت معرفہ لائے۔ واہ واہ۔

قال: ص ۱۴۳ ان یجعل الله احمد کل من تصدی لعباده.

اقول: جعل کا دوسرا مفعول بے وجہ مقدم کیا گیا ہے۔

قال: وان لا تؤذی اخیک.

اقول: اخاک چاہئے۔

قال: وانهم ثمرات الجنة فویل للذی ترکهم.

اقول: ترکها چاہئے۔

قال: الظن ان یکون الغیر.

اقول: اے فصیح صاحب کلمہ غیر تو معروف باللام نہیں ہوتا۔

قال: ینضفضون تضنضنة الصل ویحملقون حملة البازی المطل۔

اقول: ''مقامات حریری'' کے ص ۱۵۶ سے مسروق ہے بتغیر ما۔

قال: ص ۴۱ فقد الغدم علمه کثلج بالذوبان۔

اقول: الغدم کا لفظ غیر مستعمل ہے۔ محاورہ فصحا میں عدم چاہے۔ دیکھو قاموس نقل از حجۃ اللہ البالغہ۔ وفیه کفایة لذوی الدرایة. ایسا ہی اس کی تصنیفات میں عربیت کے قاعدہ سے بکثرت غلطیاں ہیں۔

محمد غلام ربانی پنجابی شمس آبادی کیملپور

وماعلینا الا البلاغ المبین

فائدہ: جس شخص کے علم کا یہ حال ہے لوگ اس کو مہدی موعود کیونکر ماننے لگے اس نے اپنے ماننے والوں کے لئے قرآن وحدیث سے نہ کوئی فتاویٰ بنایا نہ کوئی ایسی کتاب کہ جس سے کل احکام نکالے جاتے۔ اس کے ماننے والے مثل سابق دستور کے اب بھی اسی صرف ونحو وفقہ واصول وتفسیر وغیرہ فنون پر کار بند ہیں، جو کہ غیر لوگوں کے بنے ہوئے ہیں۔ جس قدر سستی اسلام کی لوگوں میں تھی وہ ویسی ہی ہے۔ کوئی بدعت مروجہ دور نہ ہوئی۔ خالی نام کا مہدی بنا۔ کام مہدی کا ایک بھی نہ کیا اور فوت ہوگیا بلکہ مرزا کی ذات سے تو اور علماء صلحاء سابقہ وموجودہ جو کہ مدرسین وصاحب تصانیف مفیدہ وواعظ حقانی ہیں عامہ مخلوق کے حق میں اچھے ہیں کہ وہ بالکل بے ضرر ہیں اور مرزا نے ہدایت اسلام تو کسی کو نہ کی، الٹے اور فتنے وفساد برپا کردیئے۔ اب اس کے خلیفے بھی پنبہ غفلت درگوش ہوکر راہ راست کو اختیار نہیں کرتے بلکہ دن رات لوگوں کی تباہی میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی ہدایت دے۔ (محمد غلام ربانی ۱۲)